مولانا محمد فہد مردانی

فانی کی دار فانی سے رحلت

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مایہ ناز استاذ حدیث اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مایہ ناز شاگرد رشید ومولانا عبدالحلیم زروبویؒ کے فرزند سعید حضرت مولانا ابراہیم فانیؒ اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ بلاشک وشبہ مولانا کی رحلت عالم اسلام کے لئے بہت بڑا نقصان ہے

حضرت فانیؒ دارالعلوم میں طالب علمی کے زمانہ سے لے کر درس وتدریس تک کا وقت بہت خوشگوار انداز میں گزارا۔ حضرت فانی کا شماران علماء کرام میں سے تھا جو علوم وفنون میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ فقہ ونحو کے پہاڑ اور ادب عربی اور دیگر علوم کے بحر ذخار تھے۔ اس کی رحلت سے علوم کا وہ خزانہ دب گیا جس کا دوبارہ پایا جانا مشکل ہے۔

چراغ علم بجھا ہے یقین نہیں آتا
یہ سانحہ بھی ہوا ہے یقین نہیں آتا

آپ اپنے وقت کے جلیل القدر علماء اور مسلم الثبوت شعراء وادبا میں سے تھے' خاص کر شعر وشاعری میں ایک اعلیٰ وارفع مقام رکھتے تھے۔ وہ وسیع المطالعہ تھے' اور چلتے پھرتے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتے تھے۔ درس وتدریس میں حضرت فانیؒ علوم و معاون کے سمندر تشنگان علوم کی پیاس بجھاتے رہے اور طلباء کی واقفیت کے دائرے کو انتہائی وسیع کر دیتے۔ مشہور مقولہ ہے کہ پھل کا اچھا ہونا درخت کے اچھے ہونے کی علامت ہے۔ حضرت فانی صاحبؒ کے ہزاروں تلامذہ اس بات کی نشانی ہے۔ ۳۵'۴۰ سال سے زائد درس و تدریس کی مدت حضرت فانی کے حلقہ درس علم وعمل اور فضل وکمال کے کیسے کیسے آفتاب ومہتاب تیار ہوتے جو آج دنیا کے مختلف اطراف میں نمایاں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا نے اپنی زندگی دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی' چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے' دوران گفتگو ایسے موتی بکھیرتے کہ سننے والا اسے باسانی اپنے فہم میں پروسکتے اور اپنے علوم کے سمندر سے لوگوں کو سیراب کرتے اور اسی طرح ان کا قلم بھی رواں دواں رہتا۔ اس لئے ان کی تصانیف کافی ذخیرہ تشنگان علم کے لئے بحر ذخار کی مانند پیاس بجھا رہی ہے۔

نالہ زار' داغہائے فراق' حیات صدرالمدرسین' نقوش حقانی جیسی معرکۃ آراء اردو تصانیف کے ساتھ ساتھ بیا دردونہ پہ خندہ دی' ازغی دتمنا' پشتو زبان میں ان کی لافانی تصانیف ہیں۔

ان کے شعری مجموعے اردو ادب کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ نالہ زار اور داغ فراق ان کے اردو کلام پر مبنی مجموعے ہیں

وہ تبسم زیر لب وہ خندہ پیشانی نہیں　　　ہم پہ اب لطف وکرم کی وہ فراوانی نہیں

سیدھے سادھے مولانا فانیؒ کی زندگی کی تفسیر اس کی ایک شعر میں سموئی ہوئی لگ رہی ہے۔ معلوم نہیں یہ شعر انہوں نے کس ہستی کے لئے لکھ دیا ہے مگر ان کی زندگی' اخلاق' اٹھک بیٹھک' نشست وبرخاست اور عمل میں گویا ساری خوبیاں نظر آرہی ہیں۔ بقول فانیؒ

ہر کوئی کہتا ہے وہ معصوم صورت دیکھ کر
یہ فرشتہ ہے کوئی' یہ شکل انسانی نہیں

مولانا صاحب کے اکثر اشعار ضرب المثل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ بقول فانی

اپنی قسمت سے گلہ تھا' ان سے کچھ شکوہ نہ تھا
اس حسین پیکر نے میرے عشق کو سمجھا نہ تھا
یازاہد! تم نے چکھا ہے زہد وطاعت کا مزا
لذتِ جرم محبت ہم گناہ گاروں سے پوچھ

ایسے لافانی اشعار کے خالق فانی صاحبؒ اردو شعر و ادب کے تابندہ ودرخشاں ستارے میرتقی میر اور مرزا غالب کے مرید کے طور پر کچھ اس طرح سامنے آتے ہیں

ہوں مرید میر و غالب شعر میں　　　پھر بھی لیکن رنگ فانی اور ہے

گویا انہیں اپنے اشعار پر ناز ہے۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

☆ ☆ ☆

لشکر فریاد و نالہ کے لئے میرے خدارا
وسعت صحرا بھی کم ہے اس کو پھیلانا ذرا

(فانیؒ)